

## 215135-رجوع الاول کی مبارک باد دینے سے متعلق حدیث بے نیاد ہے۔

### سوال

چچھ لوگ ماہ رجوع الاول کے آتے ہی ایک حدیث نشر کرنا شروع کر دیتے ہیں : (جو بھی اس فضیلت والے ماہ کی مبارک باد دے گا، اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے گی) کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

### پسندیدہ جواب

ذکر شدہ حدیث کی بھیں کوئی سند نہیں ملی، اور خود ساختہ ہونے کی علامات اس حدیث پر بالکل واضح ہیں، اس لئے اس کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ آپ کے بارے میں جھوٹ باندھنے کے زمرے میں آتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جس شخص نے میری طرف منوب کوئی حدیث بیان کی، اور وہ خدشہ بھی رکھتا تھا یہ جھوٹ ہے، توبیان کرنے والا بھی دو جھوٹوں میں سے ایک ہے) مسلم نے اسے اپنی صحیح مسلم کے مقدمہ میں بیان کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں :

"اس حدیث میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کی سلکی بیان کی گئی ہے، اور جس شخص کو اپنے ظلن غالب کے مطابق کوئی حدیث جھوٹی لگی لیکن پھر بھی وہ آگے بیان کر دے تو وہ بھی جھوٹا ہو گا، جھوٹا کیوں نہ ہو؟ وہ ایسی بات کہہ رہا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی" انتہی  
"شرح صحیح مسلم" (1/65)

اور اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ ماہ رجوع الاول کی جس شخص نے مبارک بادی تو صرف اسی عمل سے اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے گی، یہ بات حد سے تجاوز، اور مبالغہ آرائی پر مشتمل ہے، جو کہ اس حدیث کے باطل اور خود ساختہ ہونے کی علامت ہے۔

چنانچہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خود ساختہ احادیث میں انہا پن، بے ڈھب الفاظ، اور حد سے زیادہ تجاوز ہوتا ہے، جو بانگ دہل ان احادیث کے خود ساختہ ہونے کا اعلان کرتا ہے، کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر خود گھڑی گئی ہے" انتہی

"النار المیت" (ص 50)

آپ فائدے کیلئے سوال نمبر : (70317) اور (128530) کا مطالعہ بھی کریں۔

واللہ اعلم۔